ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قلم سے لکھا گیا پُرسوز نعتیہ دیوان

التجائے بخشش

مولانا عرفان المدنی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: شعیب عاشق المدنی

التجائے بخشش
مولانا عرفان رضا عرفاںؔ المدنی
مکتبۃ المدنیہ

چند ضروری باتیں

الحمد لله رب العٰلمین. والصلٰوة والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین. اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم.

بسم الله الرحمٰن الرحیم.

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اللہ جلَّ جلالہ نے ارشاد فرمایا:

والشعراء یتبعهم الغاون ۞ الم ترانهم فی کل واد یهیمون ۞ وانهم یقولون مالا یفعلون ۞

ترجمۂ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے ''ان کے اشعار میں کے ان کو پڑھتے ہیں، رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں۔

شانِ نزول: یہ آیت شعراءِ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سیّدِ عالم ﷺ کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے جیسا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی''۔ (صفحہ ٦٨٥ پارہ ١٩ سورۃ الشعراء)

لیکن شعراءِ اسلام کہ جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

چنانچہ سورۂ شعراء کی مذکورہ آیات کے فوراً بعد اگلی آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

”الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وذکروا اللہ کثیرا “

ترجمۂ کنزالایمان: مگروہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی۔

تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے اس میں شعراءِ اسلام کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند ونصائح لکھتے ہیں اس پر اجر وثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مسجدِ نبوی میں حضرتِ حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھایا جاتا تھا۔وہ اس پر کھڑے ہو کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے تھے۔بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شعر کلام ہوتا ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض بُرا۔ اچھے کو لو بُرے کو چھوڑ دو۔ شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شعر کہتے تھے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے۔

(خزائن العرفان صفحہ نمبر: 686-685 سورۃ الشعراء آیت نمبر: ۲۲۷ پارہ: ۱۹)

شعر کی تعریف:

علامہ سیّد علی بن محمد شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔ الشعر : فی اللغۃ العلمُ .

وفی الاصطلاح "کلام مقفی موزون علی سبیل القصد" والقید الاخیر یخرج نحو قوله تعالیٰ (الذی انقض ظهرک ۞ ورفعنا لک ذکرک) فانه کلام مقفی موزون،لکن لیس بشعر لان الاتیان به موزونا لیس علیٰ سبیل القصدِ . (کتاب التعریفات صفحہ۹۲۔۹۱)

یعنی شعر لغت میں "جاننے" کا نام ہے اور اصطلاحِ شعراء میں شعر اس کلام کو کہتے ہیں جو مقفیٰ موزون ہو،قصداً کہا گیا ہو۔علیٰ سبیل القصد کی قید سے "الذی انقض ظهرک ۞ ورفعنا لک ذکرک" آیات شعر ہونے سے نکل گئیں کیونکہ ان کو قصداً موزون نہیں کیا گیا۔

کچھ چیزیں شعر کے لوازمات ہیں اور کچھ اقسام صنعات ہیں۔

لوازمات شعر:۔

حرف ۔لفظ ۔اعراب ۔کلمہ۔مصرعہ۔شعر۔بیت بند۔ردیف ۔قافیہ۔مطلع ۔حسنِ مطلع۔ مقطع۔مقفیٰ ۔مسجّع ۔ٹیپ ۔بحر۔تقطیع۔وزن ۔ربط ۔سکتہ۔تخلص ۔

اقسامِ شعر:۔

نظم ۔لوری ۔گیت ۔سرود۔غزل ۔حمد۔نعت ۔مثنوی۔قصیدہ۔مرثیہ۔قطعہ۔مثلّث ۔ رباعی ۔مخمس ۔منقبت ۔مسدس ۔مستزاد

صنعاتِ شعر:۔

استعارہ۔تشبیہ۔مبالغہ۔ اقتباس ۔ تضاد۔تلمیح۔تلمیع ۔تجاہل عارفانہ۔تجنیس کامل۔

تجنیس ناقص۔مقابلہ۔مراعات النظیر ۔مستزاد۔لف ونشر۔تضمین۔وغیرہ وغیرہ

(فنِ شاعری اورحسان الہند)

اولاً ارادہ تھا کہ مقدمہ میں علم عروض وقوافی پر مستقل مضمون لکھا جائے لیکن طوالت کے خوف کی وجہ سے اجتناب کیا۔اصحابِ ذوق مذکورہ فنون سے متعلق کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔سردست اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ۔۔۔

پیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو
ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجھ کو
مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کا خلاف
لَو زِینہ میں سِیر نہ بھایا مجھ کو

(امامِ عشق ومحبت رحمہ اللہ)

یہی وجہ ہے کہ جب ایک شاعر نے ایک شعر کے مصرعہ کو اس طرح بدلا ع

''شرک وکفر وفسق سے نفرت ہے اُسے''

یعنی اللہ عزوجل کو شرک وکفر وفسق سے نفرت ہے۔تو اس پر پکڑ کرتے ہوئے امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت،امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا:

اس (مصرعہ) میں یوں تبدیل (شرک وکفر وفسق سے نفرت اسے) بہت سخت قبیح واقع ہوئی اگر کروڑوں قافیے تبدیل بلکہ روی رکھتے بلکہ ہر مصرعہ خارج از وزن ہوتا تو بھی اُن کروڑوں کی شناعت (قباحت) اس تبدیلی کے کروڑویں حصّے کو نہ پہنچتی۔(وجہ یہ ہے کہ)

نفرت بھاگنے اور بدکنے کو کہتے ہیں۔اللہ عزوجل کی طرف اس کی نسبت حلال نہیں۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مصرعہ کو یوں بدلا

"شرک وکفر وفسق سے ناراض ہے"

(فتاوی رضویہ مخرجہ جلد۲۹ صفحہ۵۵)

آخر میں یہ فقیر بے نوا دعا گو ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان تمام حضرات کو دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے جنہوں نے اس مجموعہ کی نوک پلک سنوارنے میں قولاً،فعلاً،عملاً مدد کی بالخصوص **مولانا زین العابدین مدنی صاحب**،**مولانا مبین مدنی صاحب** اور **مولانا نعمان کوکب مدنی** صاحب کہ انہوں نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔اور **محترم شعیب عاشق المدنی** کہ انہوں نے کمپوزنگ کا کام نہایت عرق ریزی سے سرانجام دیا۔اس کا نام **"التجائے بخشش"** منتخب کیا ہے۔اس نام میں کلامِ امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ یعنی **"حدائقِ بخشش"** اور کلامِ امیرِ اہلسنّت دام فیضہ یعنی **"وسائلِ بخشش"** سے نسبت برکت بھی ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اخلاص سے قطعاً عاری اس کوشش کو بطفیلِ مخلصین قبول فرمائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم . وتب علینا انک انت التواب الرحیم .سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون. وسلٰم علیٰ المرسلین والحمد للہ رب العٰلمین. آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فہرست

حمد و مناجات

بیمار قلبِ عاصی ہے مدّت سے اے خدا

بیمار قلب عاصی ہے مدت سے اے خدا
دے ایسی وہ دوا کہ ملے قلب کو شفا

ہو جائے دور زنگِ دِلی ، رنگ نور ہو
اے کاش سینہ الفتِ مولیٰ سے ہو بھرا

ذکرِ خدا و ذکرِ نبی وردِ لب رہے
معمور ، سینہ یادِ نبی سے رہے سدا

دنیا کی خواہشات و محبت سے دور رکھ
پیوستہ یادِ طیبہ رہے دل میں یا خدا

عُجب و ریاء و سُمعہ سے بچنا نصیب ہو
وہ کام لے کہ جس میں ہو شامل تری رِضا

ہر اک گماں حَسَن ہو تو ہر اک خیال نیک
ہر قول ، قولِ صدق ہو ہر فعل ہو روا

پھیرا نہ ہو بلاؤں کا بزمِ حیات میں
اے کاش زندگی کا ہو گلشن ہرا بھرا

ہر گام کہتا پھرتا ہے عرفاںؔ قادری
تیرا ہے آسرا مجھے تیرا ہے آسرا

یا خدا بے نوا پہ رحمت ہو

یا خدا بے نوا پہ رحمت ہو ۔۔۔ دور مولیٰ بلا و نقمت ہو

مجھ گدا پہ تری عنایت ہو ۔۔۔ مجھ پہ نازل شفا و برکت ہو

سالِ نَو اے خدا بابرکت ہو ۔۔۔ نفس و شیطان سے حفاظت ہو

دل میں یارب تری محبت ہو ۔۔۔ قلب میں مصطفیٰ کی اُلفت ہو

نیک ہر ایک خو و خصلت ہو ۔۔۔ اور عصیاں سے دل میں نفرت ہو

یا خدا التجائے بخشش ہو ۔۔۔ باغِ فردوس بھی عنایت ہو

دور مجھ سے ہوں مشکلات خدا ۔۔۔ مجھ کو حاصل سکونِ راحت ہو

الاماں فتنہائے دورِ رواں ۔۔۔ بہرِ غوث و رَضا حفاظت ہو

گرمی آلام کی ہے زوروں پر ۔۔۔ سایہ اَفگن تری عنایت ہو

آتشِ اضطراب بجھ جائے ۔۔۔ قلب سے دور رنج و حسرت ہو

غیبت و چغلی سے بچا یا رب ۔۔۔ میری ہر بات میں صداقت ہو

میری جاں لاالٰہ الا اللّٰہ ۔۔۔ پڑھتے پڑھتے جہاں سے رخصت ہو

نکلے دم زیرِ گنبدِ خضریٰ ۔۔۔ طیبہ میں دفن بھی عنایت ہو

مجھ کو دنیا میں نہ ہی عقبیٰ میں ۔۔۔ کوئی حسرت ہو ، کوئی ذلت ہو

ظلم و فسق و فجور سے آقا ۔۔۔ پاک اے کاش ساری اُمّت ہو

کیا زمانہ بگاڑے گا اُس کا | جس کو حاصل تری حمایت ہو
قاتلِ حضرت امام حسین | بالیقیں تیری تو ہلاکت ہو
اہل بیتِ نبی پہ ظلم کیے | ہر یزیدی تباہ ، غارت ہو
اس کا کیا کام سِینہ کُوبی سے | جس کو حاصل حسینی نسبت ہو
خادمِ آلِ پاک ہو عرفاؔن | جب کھڑا یہ سرِ قیامت ہو

❁❁❁

الٰہی مجھے نیک بندہ بنادے

الٰہی مجھے نیک بندہ بنا دے | گناہوں کے امراض سے بھی شفا دے
ہے گھیرا بلیّات نے ہر طرف سے | خدایا سبھی مشکلوں کو مٹا دے
تو دنیائے فانی کے چکر سے مجھ کو | بچا کر ، محبت میں اپنی گما دے
ہوئے جاتے ہیں منتشر سارے افکار | مرے قلب کی بے کلی کو مٹا دے
تو کر دور عُسرت ، عطا کر قناعت | خدایا دے راحت ، غموں کو مٹا دے
خطائیں مٹا کر ، عطائیں خدا کر | مفکّر تو ایماں کا مجھ کو بنا دے
تو عرفاؔن پر اپنا فضل و کرم کر | دکھا دے تو مکہ ، مدینہ دکھا دے

❁❁❁

اُٹھے ہیں ہاتھ بہرِ دعا اے میرے خدا

اُٹھے ہیں ہاتھ بہرِ دعا اے میرے خدا
اب عرصۂ حیات الٰہی بہار ہو

فکرِ رَسَا ہو ، وُسعتِ ذہن و نظر بھی ہو
اور اطمینانِ قلب ، نصیبِ فگار ہو

عہدِ خزاں مٹے گا اور اُترے گی فصلِ گل
گر تیری معرفت کی چمن میں بہار ہو

صَد شکر جو بھی مانگا ، ترے در سے وہ ملا
بندہ ترا ہو ، آفتوں سے کیوں دوچار ہو

مجھ کو تو خوش ہی رکھا ہے اس وقت بھی خدا
آئی تھی جب خزاں ، کہ نہ کچھ اختیار ہو

تو کشتیٔ حیات کو حُسنِ مآل دے
عہدِ زوال ہو نہ ہی دل بے قرار ہو

کرتا رہے گا تیری رحیمی کے تذکرے
عرفانؔ پر جو آفتوں کا بھی طومار ہو

❋❋❋

مری سب خطائیں مٹا یاالٰہی

مری سب خطائیں مٹا یاالٰہی کر اپنی عطائیں عطا یاالٰہی
مجھے خدمت دیں کی توفیق دے دے تو کر ایسی ہمت عطا یاالٰہی
مجھے علم ایسا عطا کر خدایا جو دے ہر جگہ فائدہ یاالٰہی
ہو سیرت بھی اچھی، ہوں اخلاق اچھے بُرے کو بھی کر دے بھلا یاالٰہی
ملے جابجا کامیابی خدایا مدد کر میری ہر جگہ یاالٰہی
مرے پیر و مرشد ، میرے رہنما ہیں رہوں ان کا میں باوفا یاالٰہی
مری سب دعائیں ہوں مقبول یارب مرے پیر کا واسطہ یا الٰہی
الٰہی مجھے آفتوں سے بچانا مرے پیر کا واسطہ یا الٰہی
الٰہی نہ ہو مجھ سے نقصان دیں کا مرے پیر کا واسطہ یا الٰہی
پڑھوں سب نمازیں جماعت سے یارب مرے پیر کا واسطہ یا الٰہی
مجھے اپنی اُلفت کا دے جام یارب مئے عشقِ نبوی پلا یا الٰہی
یہ عرفاؔن کی التجائیں ہیں مولیٰ ہوں مقبول بہرِ رضا یا الٰہی

❁❁❁

تری رحمت نرالی ہے، ترا اِحساں نرالا ہے

تری رحمت نرالی ہے ، ترا احساں نرالا ہے
تجھی سے مانگتے ہیں، تو بڑی ہی شان والا ہے
سہارا دل کو ملتا ہے ،مجھے جب یاد آتا ہے
کہ جاری ہر گھڑی ہر دم تری رحمت کا دریا ہے
مرے آنگن میں شامِ غم کے سائے ہو چکے گہرے
دلِ مغموم پر یارب اداسی کا بھی ڈیرا ہے
بچوں میں کاش ہر لمحہ خلافِ حکمِ مولیٰ سے
چلوں وہ رستہ جو کہ مرضیِ مولا کا رستہ ہے
نکمے ہیں ، ذلیل و خوار ہیں ، جو کچھ بھی ہیں تیرے
ہمارے پاس مولیٰ تیری رحمت کا حوالہ ہے
کہے تو کیا کہے کوئی ، نہیں ہے پاس تو کچھ بھی
اگر کچھ ہے ، تو مولیٰ تیری رحمت کا سہارا ہے
نہیں ہرگز میں قابل آزمائش کے مرے مولیٰ
بِلا پُرسش ہی طالب مغفرت کا تیرا بندہ ہے
ضیائے مصطفیٰ سے ہو منوّر کاش میرا دل
الٰہی چاہتا عرفاں ، عرفانِ مدینہ ہے

نہایت عاجزانہ ہے دعا صدقے میں سرور کے

نہایت عاجزانہ ہے دعا صدقے میں سرور کے
الٰہی پیدا کر دے ، پھر قدرداں لعل و گوہر کے

ہمیں اصلاح اپنی کی ملے سچی تڑپ مولیٰ
کہ اہلِ عصر طالب ہیں سبھی بہتر سے بہتر کے

صفائے ظاہری کیساتھ ساتھ اے کاش کے ہم کو
ملے توفیق ایسی میل دھوئیں اپنے اندر کے

فدا کر ڈالو جان و تن کو انکے دین کی خاطر
ملیں گے ان سے محشر میں چھلکتے جام ، کوثر کے

اُجالا ہی اُجالا ، روشنی ہی روشنی ہو گی
الٰہی طالبِ دیدار ہیں اُس روئے انور کے

ترے کعبہ پہ یارب پھر سے فِیلوں نے چڑھائی کی
دکھا دے پھر سے نظّارے ابابیلوں کے لشکر کے

مہِ رمضان کا صدقہ ، عطا عرفاںؔ کو کر دے
کھڑا ہے جھولی پھیلائے گداؤں میں ترے در کے

❁❁❁

استغاثہ ونعت

وہ کرم بے شمار کرتے ہیں

وہ کرم بے شمار کرتے ہیں وہ عطا بار بار کرتے ہیں
اپنے ابرو کے اک اشارے سے ڈوبتے بیڑے پار کرتے ہیں
رخِ پُرنور کی بہاروں سے تیرہ شب ، نور بار کرتے ہیں
جو گزر ایک بار فرمائیں سُونا بَن ، لالہ زار کرتے ہیں
مدحتِ مصطفٰی ہے سرمایہ ذکر ، لیل و نہار کرتے ہیں
اُن کی چوکھٹ پہ موت آجائے یہ دعا بار بار کرتے ہیں
اُن کے در کے فقیر بن جاؤ خلق کا تاجدار کرتے ہیں
غمِ آلام کی ہو کیا پروا وہ خزاں کو بہار کرتے ہیں
ہم تو چرچا کریں گے آمد کا لوگ باتیں ہزار کرتے ہیں
مرحبا یا رسول پر طعنہ خواہ مخواہ بدشعار کرتے ہیں
دیکھتے ہیں جو ایک بار اُن کو جان ، عرفانؔ نثار کرتے ہیں

❁❁❁

ہے یہ حسرت میری آقا

ہے یہ حسرت میری آقا	صورت دیکھوں تیری آقا
دھوکا شیطان کیونکر دے گا	صورت تیری سچی آقا
انت رافع، انت دافع	کر دو نصرت ، میری آقا
بڑھتے جاتے ہیں غم آقا	لِلّٰہ خبر لو میری آقا
علم وعمل سے اس منگتے کی	بھر دو خالی جھولی آقا
جس سے سارے گھر کا بھلا ہو	ہو وہ رحمت تیری آقا
ایسی آنکھ ملے جو تیرے	جلوے کو ہو ترسی آقا
آقا خالی جھولی بھر دو	بھر دو جھولی خالی آقا
انگلی سے جاری ہوں چشمے	رب نے قوت وہ دی آقا
پلٹے سورج ، چاند بھی شق ہو	رب نے قوت وہ دی آقا
ہاتھ سے جوڑیں ٹوٹی پنڈلی	رب نے قوت وہ دی آقا
نورِ دل کا طالب ہوں میں	آنکھ بھی کر دو نوری آقا

آقا مجھ کو در پہ بلاؤ — دور ہو میری دوری آقا
لوٹ کے گھر پر نہ میں آؤں — ہو یہ حسرت پوری آقا
ضوءِ حسنِ خُلق سے تیرے — خَلق کی قسمت چمکی آقا
صبح و مسا حاضر ہیں ہوتے — تیرے در پر قدسی آقا
دین میں نجدی فتنے نے تو — کوئی کسر نہ چھوڑی آقا
فتنے جگائیں، آنکھیں دکھائیں — چوری ، سینہ زوری آقا
بہرِ رضا سارے باغی اور — سارے تباہ ہوں نجدی آقا
بے شک شمع دین کی چَوسُو — روشنی تجھ سے پھیلی آقا
جھولی ہم ناداروں کی ہے — تیرے آگے پھیلی آقا
رحم و فضل و کرم کے طالب — آئے بن کے سوالی آقا
تیرے جود کی حد ہی نہیں ہے — کر دو حاجت پوری آقا
جب جب بھی مانگا ہے اُن سے — جھولی بھر بھر کے دی آقا
سارے عالم میں ہر جا ہے — تیری نعمت بٹتی آقا
تیرا منگتا ہے یہ عرفاںؔ — قسمت کیسی اچھی آقا

❁❁❁

ان کے علاوہ ہم کو نہ کوئی نبھائے گا

ان کے علاوہ ہم کو نہ کوئی نبھائے گا
جُز اُن کے ہم کو سینے نہ کوئی لگائے گا

عشقِ حضور سے بھی خدایا نواز دے
یارب خزانوں سے ترے کچھ بھی نہ جائے گا

سُن لو وہ ہو گا لعنتِ قہار کا شکار
جو بد نصیب فتنۂ خفتہ جگائے گا

جو چاہے گا خدا کی رِضا اُن کو چھوڑ کر
ہرگز رضائے خالقِ عالم نہ پائے گا

جو اُن کی ذاتِ پاک پہ اکثر پڑھے درود
لیکر سلامت اپنا وہ ایمان جائے گا

جو آپ کی نگاہِ کرم ہی رہے حضور
ہرگز نہ ضُعف میرے کبھی آڑے آئے گا

حضرت معاویہ کی امارت پہ معترض
حضرت حسن تلک ترا الزام جائے گا

دنیا کی زندگی تو نِری کھیل کود ہے
جو متقی ہے رب سے وہ انعام پائے گا

جس دل میں بس چکی ہو محبت فلوس کی
کیونکر خلوص دل میں جگہ اس کے پائے گا

بابِ شفاعت اس کیلئے ہی کھلے گا بس
انکی غلامی کی جو سند ساتھ لائے گا

تو جن کیساتھ اپنی تشبّہ کیا کرے
رب ان کیساتھ حشر میں تجھ کو اٹھائے گا

یادِ رسولِ پاک میں آنکھیں بہا کریں
کچھ ایسا آب آتشِ دوزخ بجھائے گا

اب آنے والے عہد کو سوچا کریں سبھی
کیا رنگ روپ کیسا وہ چہرہ دکھائے گا

دنیا کی ساری چاہتیں دل سے نکال کر
عشقِ رسول سینہ ، مدینہ بنائے گا

اے کاش دفن کیلئے عرفاؔن ہو بقیع
پھر قبر و حشر کا نہ مجھے غم ستائے گا

میں اور کب آپ کے در تک مرے آقا رسائی ہے

میں اور کب آپ کے در تک مرے آقا رسائی ہے
میں مجرم ہوں، مری جاۓ وک نے ڈھارس بندھائی ہے

نہیں ہے پاس کچھ بھی اور یوں بے اعتنائی ہے
وبالِ خود ستائی ہے ، نکالِ خود سرائی ہے

یہ اپنی داستانِ غم ، کہا جا کر سنائیں ہم
کرم کی جے مرے آقا تمہاری ہی دہائی ہے

بچاؤ یا رسول اللہ ہوں محتاجِ کرم آقا
نہ اب کچھ کان سنتے ہیں نہ دل ہی کی بینائی ہے

ترا ہر سمت چرچا ہے ، ترا ہی بول بالا ہے
ترے ہیں تذکرے ہر سُو ، تری مدحت سرائی ہے

تجھی پہ ناز کرتے ہیں تجھی سے آس رکھتے ہیں
ترا ہے آسرا ہم کو ، تجھی سے لو لگائی ہے

درودیں وردِ لب ہوں میرا سر ہو اور تیرا در
اُڑے عرفان جو یوں روح تو پھر ہی رہائی ہے

رسولِ مجتبیٰ کو جو گوارہ ہو نہیں سکتا

رسولِ مجتبیٰ کو جو گوارہ ہو نہیں سکتا
کبھی بھی بارگاہِ حق میں پیارا ہو نہیں سکتا

شہِ والا کے در سے بھیک میں جس کو ملے ٹکڑے
وہ خالی ہو نہیں سکتا وہ منگتا ہو نہیں سکتا

ہے خود کو بیچ ڈالا جس نے بازارِ نبی میں وہ
کسی بھی جا رہے واللہ خسارہ ہو نہیں سکتا

یہ منکر ہم نوالہ ہو گیا شیطان کا ایسا
خباثت سے کبھی بھی عہدہ برآ ہو نہیں سکتا

انہیں کی رحمتِ بے پایاں سے اُمید باندھی ہے
چل اے مشکل ہمارا بال بیگا ہو نہیں سکتا

نہ جب تک وار ڈالے جان و دل کو اُن کے قدموں پر
کبھی اے سینۂ سوزاں نظارہ ہو نہیں سکتا

غلامِ مصطفیٰ ہو کر، رکھوں میں بدعتی سے ربط
مرے تو خواب میں بھی ایسا گویا ہو نہیں سکتا

تمنّا حاضریٔ روضۂ اقدس کی ہے عرفاںؔ
بجز اس کے ہمارا اب گزارہ ہو نہیں سکتا

غم وآلام زمانہ کے ستائے بیٹھے

غم و آلام زمانہ کے ستائے بیٹھے
لو ترے در کی تجلّی سے لگائے بیٹھے

ظلمتِ دنیا کے گھیرے سے نکل جائیں گے
نور والے کے جو دربار میں آئے بیٹھے

وہ نہیں مانگتے غیروں سے نہیں رکھتے امید
شاہ کے در پہ جو دامن کو پھیلائے بیٹھے

اُنکے الطاف سے پار اپنا سفینہ ہو گا
اپنی آنکھوں کو سوئے طیبہ لگائے بیٹھے

بھر دے جھولی اے شہنشاہِ دوعالَم سب کی
بھر دے دامن تری محفل میں جو آئے بیٹھے

ہم کو تاریکیِٔ اعمال سے ڈر لگتا ہے
تجھ پہ اے شمع حرم آس لگائے بیٹھے

زورِ طوفان سے بھی ناؤ یہ کیونکر ڈوبے
انکی کشتی میں اے عرفاؔن ہم آئے بیٹھے

❀❀❀

ہوں شفاعت کا سوالی یا نبی

ہوں شفاعت کا سوالی یا نبی
چاہتا ہوں خوش مآلی یا نبی

حُبِّ دنیا قلب میں گھر کر گئی
دو سہارا ، ہوں نہ غارت یا نبی

کشتی ڈوبی ، لہر ہے ، اے نا خدا
یَـا رسـولَ اَلـلـهِ اُنـظُـرُ حَـالَـنَـا

یـا نبـی یـا مـصـطـفی اِرُحَـمُ لَـنَـا
خُـذُ یَـدِیُ سَهِّـلُ لَـنَـا أَشُـكَـالَـنَـا

جھولیاں کتنوں کی بھر دیں آپ نے
بگڑیاں کتنی بنائی آپ نے

اَنــتَ هَــادِی رحــمةً لـلـعٰـلَـمین
یــا شَـفِـیـعَ الُـمُـذُنِبین الهَـالـكین

گنبدِ خضریٰ کا جلوہ ہو نصیب
سایہءِ دیوار روضہ ہو نصیب

دفنِ طیبہ کی جو پوری ہو مراد
روحِ عرفانِ حزیں ہو شاد شاد

شکرِ فضلِ خدا ادا نہ ہوا

شکرِ فضلِ خدا ادا نہ ہوا
سامنے اس کے سر جھکانا ہوا

اُمّتِ مصطفٰی میں پیدا کیا
شکرِ نعمت ذرا ادا نہ ہوا

یا نبی دیجئے شفا دیجے
میں وہ بیمار کہ اچھا نہ ہوا

تجھ پہ منکر بڑا تعجب ہے
انکی آمد پہ بھی کھڑا نہ ہوا

شرک ، تعظیمِ مصطفٰی کو کہا
خونِ مذہب ہوا کہ یا نہ ہوا ؟

حکم ،قرآن میں کہیں بھی کیا ؟
بہرِ تعظیمِ مصطفٰی نہ ہوا ؟

وہ نہ ہوتے تو باغِ عالم بھی
نظر آتا کبھی سجا نہ ہوا

بزمِ امکان کے وہ دولہا ہیں
وہ ہے کیا ؟ جو انہیں عطا نہ ہوا

وہ ہے کیا بات جو کہی نہ ہوئی ؟
وہ ہے کیا حکم جو کیا نہ ہوا ؟

کونسی چاہتیں پوری نہ ہوئیں ؟
کونسا مدّعا پورا نہ ہوا ؟

روز فتنے تری طرف سے فزوں
دل میں کھٹکا ترے ذرا نہ ہوا

بس کہ عرفانؔ ہے عبث "کہنا"
نظرِ منکر میں کچھ بُرا نہ ہوا

❁❁❁

بہت مغموم ہے دل، جاں پریشاں یا رسول اللہ

بہت مغموم ہے دل ،جاں پریشاں یا رسول اللہ
کرم ہو از پئے احمد رضا خاں یا رسول اللہ

گرم ہے چار سُو بازارِ عصیاں یا رسول اللہ
ہوئے جاتے ہیں حاوی نفس و شیطاں یا رسول اللہ

پسے جاتے ہیں روز و شب ، مسلماں یا رسول اللہ
مدد کا وقت ہے ''امداد'' سلطاں یا رسول اللہ

طوفانِ فتنہائے دشمنانِ دیں ہیں زوروں پر
ہوا مشکل بچانا دین و ایماں یا رسول اللہ

تکیں کس کو، کہاں جائیں ، پکاریں کس کو شاہِ دیں
تمہیں ہو بس ہمارا ساز و ساماں یا رسول اللہ

فنا ہوں سب مناظر ، شرم سوزی بے حیائی کے
فحاشی کے سبھی اڈے ہوں ویراں یا رسول اللہ

عنایت ہو شہا توفیق ہم کو توبہ کرنے کی
ہے نادم اپنے کیے پر ، پشیماں یا رسول اللہ

مرے دل میں یہ ارماں ہے، مدینے میں شہا آؤں
میں آ کر دیکھ لوں طیبہ کی گلیاں یا رسول اللہ

لبوں پر نعت ہو تیری ، تو دل میں یاد ہو تیری
رہیں مصروف ہر لمحہ ، تن و جاں یا رسول اللہ

ہوئے ہیں آفتاب و ماہتاب و انجم و فردوس
تمہارے نور سے روشن ، فروزاں یا رسول اللہ

شہا اجڑے گلستاں میں ، بہارِ طیبہ کا جھونکا
ملے پھر تازگی ، کِھل جائیں کلیاں یا رسول اللہ

ملائک آتے جاتے ہیں ، ملائک پہرہ دیتے ہیں
تمہارے در پہ صبح و شام ، ہر آن یا رسول اللہ

جہاں کے تاجدار آ کر ، جہاں کے مالدار آ کر
تمہارے در پہ پھیلاتے ہیں داماں یا رسول اللہ

شہا طیبہ میں موت آئے ، بقیعِ پاک میں مدفن
ملے عرفاؔن کو ہے یہ ثنا خواں یا رسول اللہ

مجھ پہ چشمِ عنایت شہا کیجئے

مجھ پہ چشمِ عنایت شہا کیجئے
رقّت و سوزِ طیبہ عطا کیجئے

لُطف و رحم و کرم سرورا کیجئے
مجھ کو قیدِ اَلم سے رہا کیجئے

آپ سردارِ کُل ، آپ مختارِ کُل
دردِ بیمار کی کچھ دوا کیجئے

پڑھ کے صلِّ علیٰ مصطفیٰ مجتبیٰ
اپنے آقا سے عہدِ وفا کیجئے

اُن پہ بے حد درود ، اُن پہ بے حد سلام
دم بدم ، لمحہ لمحہ پڑھا کیجئے

مانگیئے اُن سے رحم و عطا مانگیئے
ہاتھ پھیلایئے ، لب کو وا کیجئے

قلبِ عرفاںؔ کو زندہ کر دیجئے
ظلمتیں دور بدر الدجیٰ کیجئے

❁❁❁

سب سے اعلیٰ وہ رحمت کی سرکار ہے

وہ حبیبِ خدا ، سیّدُ الانبیاء
رحمتِ دوجہاں ، مصطفیٰ ، مجتبیٰ
سب سے اعلیٰ وہ رحمت کی سرکار ہے

جس کو ہر شے پہ رب نے فضیلت ہے دی
جس کو اوصاف و اسماء میں رفعت ہے دی
وہ سراجِ منیر ، نورِ انوار ہے

جس کا رب کے سوا منتہیٰ ہی نہیں
خیریت جس کی کا انتقاء ہی نہیں
وہ ہی رب کے سوا سب کا سردار ہے

پوچھو بوبکر سے کیا حقیقت ملی؟
جن کو اصحاب میں اتنی عظمت ملی
ہاں جو واقف ہے سِر کا ، وہ غفّار ہے

جب پکارا یا آدم یا عیسیٰ کہا
پر انہیں رب نے یٰسین و طٰہٰ کہا
شمسِ اوصاف ، مالک ہے مختار ہے

علم میں جس کے ہیں اوّلیں ، آخریں
جس کے زیرِ لواء آخریں ، سابقیں
ہاں وہ بدرِ اتم ، قمرِ اقمار ہے

جس کا مذکور اگلی کتابوں میں ہے
جس کا مذکور عرشی نظاموں میں ہے
یعنی شاہِ ہدیٰ ، شاہِ ابرار ہے

اس پہ غضبِ خدا اور لعنت پڑے
ایسے پیارے سے جو بھی عداوت کرے
وہ ہی بندۂ شیطان ، غدار ہے

جس میں انہارِ انوار جاری رہیں
جس میں ازھارِ انوار کھلتی رہیں
وہ دیارِ نبی ، پیارا گلزار ہے

اس کے کوچۂ رحمت میں ہم بھی رہیں
اور سرکار در پہ تمہارے مریں
یہ تمنّائے عرفان سرکار ہے

❁❁❁

کبھی تو مدینے کا مژدہ ملے گا

کبھی تو مدینے کا مژدہ ملے گا
ہمیں اپنے غم کا مداوا ملے گا

جو پہنچیں گے دربارِ عالی پہ ہم سب
ہمیں زندگی کا سہارا ملے گا

غلامو ! وہ محروم رکھتے نہیں ہیں
کبھی نہ کبھی تو سہارا ملے گا

ہماری تلاطم میں پھنسی ہے کشتی
کبھی نہ کبھی تو کنارہ ملے گا

جو آفاتِ دنیا سے ہم کو بچائے
کبھی نہ کبھی وہ دوارا ملے گا

جو ہوتے ہیں عالی ، نہیں رکھتے خالی
جو چاہا ہے ہم نے وہ سارا ملے گا

دمِ واپسی مسکراتے وہ آئیں
کسے اس گھڑی پھر مزہ نہ ملے گا

غمِ ہجرِ نبوی میں جیسی فغاں ہو
وہ آہیں ملے گی نہ نالہ ملے گا

گدایانِ در شاد ہیں ، کہہ رہے ہیں
نہ تجھ سا ہے کوئی نہ تجھ سا ملے گا

ترے واسطے سے ہمیشہ ملا ہے
ترے واسطے سے ہمیشہ ملے گا

ترے نام کا ہم کو صدقہ ملا ہے
ترے نام کا ہم کو صدقہ ملے گا

جسے بھی ملے گا اے سلطانِ عالم
ترے ہی خزانوں سے حصہ ملے گا

خدا نے تجھے ایسا رُتبہ دیا ہے
کسی کو ملا پہلے اور نہ ملے گا

نگاہِ کرم ہو گی عرفاؔن پر گر
تو محشر میں بھی یہ نہ رُسوا ملے گا

❁❁❁

کھنچا ہے دامن دل آج سوئے کوئے رسول

کھنچا ہے دامنِ دل آج سوئے کوئے رسول
اشارہ درد کے ماروں کو ہوائے موئے رسول

یہ وحشتیں سبھی مٹ جائیں گر ہو تیری نظر
مٹیں اندھیرے سبھی ، ہو اُجالا روئے رسول

وہ جاتی جاں بھی پلٹ آئے دم میں دم آئے
جو دیکھے رنگِ رسول اور سونگھے بوئے رسول

یہ دھول غم کی اُڑی اور چھا گئی مجھ پر
ہوا معطّر و خوشبو بھری دی موئے رسول

ہمیشہ دل میں بسے اور لب پہ جاری رہے
وہ آرزوئے رسول اور گفتگوئے رسول

جو اہلِ بیتِ مکرّم کی آرزو میں مرے
ٹھکانے پھر ہے لگی اُس کی جستجوئے رسول

دلِ ملول بھی ہو پھول اُس گھڑی عرفاںؔ
کرے ثنائے نبی اور روبروئے رسول

❁❁❁

طیبہ میں بلا لیجئے سلطانِ مدینہ

طیبہ میں بلا لیجئے سلطانِ مدینہ
مدّت سے تڑپتے ہیں گدایانِ مدینہ

جب گنبدِ خضریٰ پہ نظر میری پڑے تو
یہ دل ہو فدا ، جان ہو قربانِ مدینہ

کیا جیتا ہے بلبل جو رہے دور چمن سے
شادابیٔ عشاق ، گلستانِ مدینہ

نورا پنے کے باڑے سے عطا کردوا ے سلطاں
پھیلائے ہیں جھولی کو فقیرانِ مدینہ

بے قید نہیں ، اُنکی غلامی میں جو نہ ہو
آزاد ہی رہتے ہیں غلامانِ مدینہ

اس دل کو بھی چمکایئے چمکایئے آقا
یہ دل بھی بنے مرکزِ لمعانِ مدینہ

سرکار کی باتیں کریں ، سرکار کی یادیں
یارب رہے سامانِ اسیرانِ مدینہ

یارب نہ چھُٹے دامنِ عطار کبھی بھی
اس در سے ملا ہے مجھے ارمانِ مدینہ

عرفاںؔ وہ سن لیں گے بلائیں گے تجھے بھی
بن جائے قسمت سے تو مہمانِ مدینہ

❁❁❁

علم ما کان وما یکون

عن طارق بن شہاب قال سمعت عمر رضی اللہ عنہ یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتیٰ دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذٰلک من حفظہ و نسیہ من نسیہ.

ترجمہ: طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک بار کھڑے ہوئے تو ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے اپنی جگہوں میں اور دوزخیوں کے اپنی جگہوں میں داخل ہونے تک کی ہمیں خبر دی۔ اسے جس نے یاد رکھا یاد رکھا جو بھول گیا بھول گیا۔

(بخاری شریف کتاب:بدء الخلق حدیث: ۳۱۹۲ جلد: ۴ صفحہ: ۲۸۳)

مدت سے ہوں سرکار میں بیمارِ مدینہ

مدت سے ہوں سرکار میں بیمارِ مدینہ
قلّت سے ہوں دوچار میں سردارِ مدینہ

ہو نظرِ کرم بار اے غم خوارِ مدینہ
سنبھا لیئے ''منجدھار'' اے سرکارِ مدینہ

یہ پیچ ، یہ بَل اور یہ کج ایک اشارہ
سب ختم ہوں آفات اے سرکارِ مدینہ

تسلیم ہے سرکار کہ میں سب سے بُرا ہوں
اچھا ہی بنا دیجئے سرکارِ مدینہ

یاشاہِ مدینہ مجھے طیبہ میں بلا کر
للہ دکھا دیجئے گلزارِ مدینہ

سرکار بنا آپ کے قدموں سے مدینہ
سو جان سے قربان میں سالارِ مدینہ

جھرمٹ ہے ملائک کا ہر اک آن وہاں پر
کیا شان ملی تجھ کو اے دربارِ مدینہ

یہ سارا جہاں پلتا ہے سرکار کے در سے
پھیلے ہوئے ہر سمت ہیں انوارِ مدینہ

عرفاں نظر ، رحمتِ سرکار پہ رکھنا
پہنچائے گی تجھ کو کبھی گلزارِ مدینہ

❁❁❁

میں تم جیسا نہیں ہوں

عن نافع ابن عمر رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم واصل فواصل الناس فشق علیهم فنهاهم قالوا فانک تواصل قال لست کهیئتکم انی اظل اطعم واسقیٰ

ترجمہ: حضرت نافع ،حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنھما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا تو اور لوگوں نے بھی رکھا اور یہ لوگوں پر شاق ہوا۔اس وجہ سے انہیں منع فرمایا لوگوں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے ہیں۔فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے کھلایا، پلایا جاتا ہے۔

(بخاری شریف ، کتاب الصوم باب برکة السجود من غیر ایجاب حدیث ۱۱۲۷ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

بڑی رحمتوں والے سرکار میرے

بڑی رحمتوں والے سرکار میرے
وہ سردار میرے وہ غم خوار میرے

صبا آج گلزار میں گُل فشاں ہے
وہ شاید کے آتے ہیں سرکار میرے

جو نورِ خدا ہیں ، نہیں سایہ جن کا
بلا ریب ایسے ہیں سرکار میرے

جو حاکم ہیں سب کے ، خدا جن کا حاکم
بلا ریب ایسے ہیں سرکار میرے

جو روزِ قیامت شفاعت کرینگے
بلا ریب ایسے ہیں سرکار میرے

جو جنت کے مالک ، جو کوثر کے مالک
بلا ریب ایسے ہیں سرکار میرے

خدایا کے اے کاش سنّت پہ ان کی
مرتّب ہوں سب طور و اطوار میرے

مرے قلب پر گر نگاہِ کرم ہو
ہوں سب صورتِ نور افکار میرے

مجھے بے بسی تو نہ تنہا سمجھنا
وہ یاور ہیں میرے ، مددگار میرے

خدا کی عطا سے جو سب جانتے ہیں
اے عرفاؔن ایسے ہیں سرکار میرے

❁❁❁

تم میں سے کون میری مثل ہے

ان ابا هريرة رضى الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال فى الصوم فقال له رجل من المسلمين انک تواصل يا رسول الله قال وايّكم مثلى انى ابيت يطعمنى ربى ويسقينى.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔تو مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟اس پر ارشاد فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہے، میں اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(بخاری شریف ، کتاب الصوم باب التنکیل لمن اکثر الوصال حدیث ۱۱۵۷ جلد۳ صفحہ ۳۷۱)

سوکھی کلیوں کو کھلا جا میرے سرور آکر

سوکھی کلیوں کو کھلا جا میرے سرور آکر
دل کی بستی کو بسا جا میرے سرور آکر

اپنا مستانہ بنا جا میرے سرور آکر
اپنا دیوانہ بنا جا میرے سرور آکر

رُخِ پُرنور دکھا جا میرے سرور آکر
جامِ دیدار پلا جا میرے سرور آکر

حسرتیں دل کی مٹا جا میرے سرور آکر
لو مدینے سے لگا جا میرے سرور آکر

میری قسمت کو بنا دے مجھے اچھا کر دے
سنّتوں پر بھی چلا جا میرے سرور آکر

آہ بدکار کو گھیرے ہوئے محشر میں ہیں
ان ملائک سے چُھڑا جا میرے سرور آکر

کاش عرفانؔ سے کہہ دے سرِ محشر اتنا
جا تو جنت میں چلا جا میرے سرور آکر

❁❁❁

آپ نے کر دی میری حاجت روائی یا نبی

آپ نے کر دی میری حاجت روائی یا نبی
جب کہانی درد کی میں نے سنائی یا نبی

رَبِّ سَلِّم کی صداؤں کے سہارے روزِ حشر
پُل سے گزریں گے تری اُمّت کے عاصی یا نبی

میرے جرم وظلم پر حاوی ہوئی تیری عطا
قدموں میں رکھا مجھے نعمت کھلائی یا نبی

دیکھ لیں جو نوری نوری پیاری پیاری شکلِ نور
ظلمتِ شب دور ہو جائے ہمارے یا نبی

آفتِ عصیاں مسلمانوں پہ یارب پڑگئی
تیری اُمت ہے کھڑی قربِ تباہی یا نبی

پُرفتن ہے دورِ حاضر بچنا مشکل ہو گیا
آپ سے فریاد آقا اور دہائی یا نبی

ایک میں عرفانؔ کیا اوقات ہی میری ہے کیا
کتنوں کی ہے آپ نے بگڑی بنائی یا نبی

❁❁❁

آ گئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا

آ گئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا — آ گئے مجتبیٰ مرحبا مرحبا

آئے خیر الوریٰ مرحبا مرحبا — سیّد الانبیاء مرحبا مرحبا

تم رسولِ خدا ، تم حبیب خدا — احمدِ مجتبیٰ مرحبا مرحبا

قاسمِ نعمتاں ، والیٰ دوجہاں — نعمتِ کبریاء مرحبا مرحبا

اے گنہ گار اب ، شاد ہو جاؤ سب — آ گئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا

جاگتی آنکھ سے ، دیکھا ہے آپ نے — اپنے رب کو شہا مرحبا مرحبا

وہ لعابِ دہن ، جو شفا دے بدن — کو مرے سرورا مرحبا مرحبا

چاند دو ہو گیا ، سورج اُلٹا پھرا — تیرا ایماء ہوا مرحبا مرحبا

تیرا خیر الانام ، میں ہوں ادنیٰ غلام — تو ہے مشکل کشا مرحبا مرحبا

دل ہے زخمی ہوا ، غمزدہ کا شہا — المدد سیّدا مرحبا مرحبا

اُن کو کرنا نداء ، اُن کو دینا صدا — تو اے عرفاںؔ سدا مرحبا مرحبا

❁❁❁

ہے ہوئی آمدِ مصطفیٰ واہ واہ

ہے ہوئی آمدِ مصطفیٰ واہ واہ
ہے ہوئی رحمتِ کبریاء واہ واہ

ان کے قبضے میں دیں، رب نے سب کنجیاں
ان کا رتبہ ہے سب سے سوا واہ واہ

روشنی چھا گئی ظلمتیں چھٹ گئیں
آگیا ہے وہ نورِ خدا واہ واہ

ہے یہ حکمِ خدا کہ بفضلِ الٰہ
تم مسرّت کرو جابجا واہ واہ

اُن کی آمد ہوئی شور ہر سُو اُٹھا
مرحبا مرحبا واہ واہ واہ واہ

جشنِ میلاد ہے، آپ لے لیجئے
اپنے ہاتھوں میں جھنڈا ہرا واہ واہ

جو چراغاں کرے ، اسکو عرفاں رکھے
اپنی رحمت میں مولیٰ سدا واہ واہ

کچھ جانتا میں ہوں تو یہی جانتا میں ہوں

کچھ جانتا میں ہوں تو یہی جانتا میں ہوں
سلطانِ دوجہان کے در کا گدا میں ہوں

وصفِ کمال آپ سے ملکر ہوا کمال
اک بے کمال یا شہِ جود و سخا میں ہوں

صدّیق اور عمر ہوں ، یا عثمان اور علی
اُن پر نثار جان ہو ، اُن پر فدا میں ہوں

ہیں تذکرے گُلوں میں مدینے کے خار کے
کہتا ہے گوشہ گوشہ چمن کا ''فدا میں ہوں''

بڑھتے ہی جارہے ہیں مسائل مرے، حضور
رنج و اَلم کے بحر میں ڈوبا ہوا میں ہوں

ہائے ہوائے عیش سے دل بیقرار ہے
اے اُنسِ چین رستہ ترا دیکھتا میں ہوں

وہ تو جہانِ جان ہیں ، جانِ جہان ہیں
قربان میری جان ہو عرفاںؔ ، فدا میں ہوں

کلام عربی

الحمد للہ الجلیل
من أرسل المولیٰ النبیل
للخلق رحماً هادیاً
للعجز عن حق دلیل

من ذاته خیر الوریٰ
من وصفه وصف جمیل
من قوله قول حسن
من نطقه نطق جمیل

أنت الکثیر الفضل و
ارحم لنا نحن القلیل
ذا عبدک یا مصطفیٰ
عرفان العبد الذلیل

سهل له الامر الثقیل
طهره عن کل الرذیل

مدینہ ہے بے شک دلوں کا سہارا

مدینہ ہے بیشک دلوں کا سہارا
مدینہ ہے میٹھا ، مدینہ ہے پیارا

نہ گرنے دیا اُن کی رحمت نے مجھ کو
یہ سچ ہے کہ اُن کے کرم نے سنبھالا

میں کیا میری اوقات ہی کیا یہ سب کچھ
اُنہیں کا کرم ہے ، اُنہیں کا سہارا

تجسس میں پیاسوں کے دریائے رحمت
عجب اُنکی رحمت ، عجب اُن کا دریا

ہوا دورِ رحمت ، ہوئی دور ظلمت
ہوا شمعِ طیبہ کا ہر سُو اُجالا

یہاں لُطف و رحمت ، وہاں ہے شفاعت
ہمیں دونوں عالَم میں ان کا سہارا

ملے جامِ کوثر جو ہاتھوں سے اُن کے
اے عرفاؔن پھر تو مزہ ہو دوبالا

❁❁❁

مرحبا سیّدِ ابرار مدینے والے

مرحبا سیّدِ ابرار مدینے والے
واہ اے احمدِ مختار مدینے والے

اللہ اللہ ترا دربار مدینے والے
ترا دربار گہربار مدینے والے

ترا در منبعِ انوار مدینے والے
ترا صحراء ہے چمن زار مدینے والے

طیبہ کے ذرّے چمکدار مدینے والے
پھول سے بڑھ کے حسیں خار مدینے والے

سارے عالم میں ضیا بار مدینے والے
ترے روضے کے ہیں مینار مدینے والے

کُل جہاں تیرے نمک خوار مدینے والے
ہر جہاں میں ترے انوار مدینے والے

تم خدائی کے ہو سردار مدینے والے
تم ہو مالک و مختار مدینے والے

رحمتِ رب کا وہ حقدار مدینے والے
جس کے ہو جاؤ طرفدار مدینے والے

ہوتا ہے محرمِ اسرار مدینے والے
تم کو جو دیکھ لے اک بار مدینے والے

اللہ اللہ ترے رخسار مدینے والے
اور وہ گیسوئے خمدار مدینے والے

جس پہ ہو چشمِ کرم بار مدینے والے
سر تاپا ہو وہ پُر انوار مدینے والے

تجھ سے اے منبعِ انوار مدینے والے
مہر و ماہ بھی ہوئے ضوبار مدینے والے

جھولیاں بھرتے ہیں سردار مدینے والے
نہیں کرتے کبھی انکار مدینے والے

کر مئے عشق سے سرشار مدینے والے
تری الفت کا طلبگار مدینے والے

دیکھ لوں جلوۂ رخسار مدینے والے
دیکھ لوں زلفِ کرم بار مدینے والے

کر دے ستھرا مرا کردار مدینے والے
کردے سچی مری گفتار مدینے والے

قلب کا دور ہو زَنگار مدینے والے
دل کے نورانی ہو افکار مدینے والے

گزریں اوقات نہ بیکار مدینے والے
رہے یادِ لب و رخسار مدینے والے

لے خبر سیّدِ ابرار مدینے والے
یک نظر سوئے گنہگار مدینے والے

پاؤں زخمی ، راہ پُرخار مدینے والے
قلب گھائل ، روح بیمار مدینے والے

ہوتا جاتا ہے نفس بار مدینے والے
آ مدد کو مرے دلدار مدینے والے

نہیں ہے ظلم کا انکار مدینے والے
ہر ستم کا بھی ہے اقرار مدینے والے

آہ جرموں کی ہے بھرمار مدینے والے
نہ رہا خوف نہ کچھ عار مدینے والے

آ گیا لحظۂ اظہار مدینے والے
رکھیئے پردہ شہِ ابرار مدینے والے

ہر سزا کے ہیں سزا وار مدینے والے
پر کرم کے ہیں طلبگار مدینے والے

آؤ سرور مرے سرکار مدینے والے
جاں بلب ہے ترا بیمار مدینے والے

اچھے ہوتے ہیں نِکوکار مدینے والے
اور ہم ہیں نِرے بیکار مدینے والے

وہ تو ہے خلق کا سردار مدینے والے
جو غلامِ شہِ ابرار مدینے والے

میں کہ ہوں بیکس و لاچار مدینے والے
تم کہ ہو مالک و مختار مدینے والے

میں کہ آفات سے دوچار مدینے والے
تم کہ ہو دافِعِ آزار مدینے والے

زائریں چل دیئے سرکار مدینے والے
پھر رہا جاتا ہوں اس بار مدینے والے

المدد مالک و مختار مدینے والے
در پہ بلوائیے سرکار مدینے والے

دیکھ لوں کاش میں گلزار مدینے والے
کاش میں دیکھوں وہ کہسار مدینے والے

اسکی قسمت میں اندھیرے ہی اندھیرے ہونگے
جس کو ملتے نہیں انوار مدینے والے

مصطفیٰ پیارے کا کیسے وہ بنے گا محبوب
جس کو بھاتے نہیں آثار مدینے والے

آقا پل بھر میں سرِ عرش سے ہو کر آئے
مَـاشَـاءَ اللّٰـه کیا ہی رفتار مدینے والے

حق تعالیٰ کا وہ پیارا بنے ، محبوب بنے
جس کے دل میں ہو ترا پیار مدینے والے

جس کے مضمون کا عنوان ہو ''نامِ احمد''
اس کا ہر فقرہ چمکدار مدینے والے

بٹتا ہے فیضِ کرم سارے جہاں میں تیرا
تیرا ہے صدقہ یہ سرکار مدینے والے

پرسشِ روزِ جزاء کا نہ کرو غم عرفاںؔ
سر پہ ہیں شافع و مختار مدینے والے

''رحمتِ سرورِ کونین سراسر'' عرفاںؔ
کہ لکھے تو نے یہ اشعار مدینے والے

❁❁❁

ایمان کی مٹھاس

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔پہلی یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں، دوسری یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔تیسری یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر ١٦)

منقبتیں، متفرقات

نظمِ قرنی سے ہی ظاہر ہے خلافت اُنکی

نظمِ قرنی سے ہی ظاہر ہے خلافت اُنکی
ق را نون وَ یاء سے ہے اشارت اُنکی

کیوں ہو مفلح جو رکھے دل میں بغاوت اُنکی
شاہِ ثقلین سے گہری ہے رفاقت اُنکی

منکروں پر ہے تأسّف کہ انہوں نے پائی
نہ رفاقت ، نہ حمایت نہ شفاعت اُنکی

ارے کیوں دل میں ترے ان کیلئے بغض بھرے
" وعدۂ حسنیٰ " بتاتا ہے صداقت اُنکی

منکروں کاذبوں کا واسطہ جنت سے کیا
اہل سنت ہی ہیں سچّے اور جنت انکی

سارے اصحاب کو حق مانا ہے ہے ہم نے عرفاںؔ
اِقْتَــدَیْتُــمْ سے ہے ثابت ہوئی رفعت انکی

مرے اعلیٰ حضرت کا ثانی کہا ہے

مرے اعلیٰ حضرت کا ثانی کہا ہے
ہوا اُن کا مدّاح سارا جہاں ہے

وہ چرخِ فقاہت کے خورشیدِ تاباں
فتاویٰ رضا کا دلیلِ عیاں ہے

تراجم میں دیکھو تو معلوم ہو گا
جو ہے سب سے اعلیٰ وہ کنزالایماں ہے

وہ نازِ فصاحت ، وہ نازِ بلاغت
وہ کوہِ فنون اور بحرِ رواں ہے

نبی کے وہ عاشق ، ولیٔ اللہ صادق
کہ ذکر اُن کا خوشبوئے باغِ جناں ہے

اے آقائے نعمت ، اے مولائے رأفت
کرو دور آفت ، کرم کا زماں ہے

یہ خامۂ ناقص لکھے اُن کی عظمت
اے عرفانِ ناداں ، تری مت کہاں ہے

❁❁❁

مخزنِ جود و عطا احمد رضا خاں قادری

مخزنِ جود و عطا احمد رضا خاں قادری
معدنِ صدق و صفا احمد رضا خاں قادری

مرکزِ رشد و ہدیٰ احمد رضا خاں قادری
مصدرِ فیض و عطا احمد رضا خاں قادری

حامیٔ دینِ خدا احمد رضا خاں قادری
ماحیٔ کفر و دغا احمد رضا خاں قادری

حاملِ خوفِ خدا احمد رضا خاں قادری
عاشقِ خیرالوریٰ احمد رضا خاں قادری

پیشوائے اصفیاء احمد رضا خاں قادری
تاجدارِ اتقیاء احمد رضا خاں قادری

تجھ پہ ہے فضلِ خدا احمد رضا خاں قادری
تجھ سے راضی مصطفیٰ احمد رضا خاں قادری

تیرا فتویٰ اہلسنّت کیلئے معیار ہے
مرحبا فتویٰ ترا احمد رضا خاں قادری

عرس تیرا اس برس صدسالہ عرسِ پاک ہے
مرحبا صد مرحبا احمد رضا خاں قادری

گرمیِ بد مذہبیت اے شہا پھر بڑھ چلی
ہم پہ ہو سایہ ترا احمد رضا خاں قادری

باغِ اہلِ حق میں تیرے دم قدم سے ہے بہار
چار سو شُہرہ ہوا احمد رضا خاں قادری

ختم کرتا ہے سخن عرفاؔن عاجز اس طرح
میرے ہادی رہنما احمد رضا خاں قادری

بیڑا میرا گیا المدد رہنما

بیڑا میرا گیا المدد رہنما
ڈوبتے کو بچا المدد رہنما

مجھ پہ ٹوٹا ہے ہے یا مرشدی کوہِ غم
کر اَلم سے رہا المدد رہنما

فیض لے لے کے سب، ہیں چلے گھر کو اب
میں ہو اب تک کھڑا ، المدد رہنما

بس رہوں باوفا ، تیرا مرشد سدا
اپنا جلوہ دکھا ، المدد رہنما

مرشدی تجھ پہ نورانی برسات ہو
ہاں یہی ہے دعا المدد رہنما

خوش نہ عرفاؔن کیوں اپنی قسمت پہ ہو
میں ہوں تیرا گدا المدد رہنما

سیدی حال بگڑا ہوا ہے

سیّدی حال بگڑا ہوا ہے
ہو نگاہِ کرم ، التجاء ہے
آپ کا بس مجھے آسرا ہے
موجِ دریا میں بیڑا پھنسا ہے

رونقیں اور خوشیاں ہیں روٹھیں
رنج و غم کی بھی ٹوٹی بلا ہے
ہوگئیں آفتیں دور پھر سب
المدد سیّدی جب کہا ہے

میں گرفتارِ کرب و بلا ہوں
دل شکارِ حوادث ہوا ہے
سائے پھیلے ہیں شامِ اَلم کے
روح افسردہ ، دم گھٹ رہا ہے

آفتوں سے رہائی مجھے دو
جذبۂ خدمتِ دیں مرا ہے
میری آسان ہوں مشکلیں سب
حال تجھ پہ مرا سب کھلا ہے

قلبِ عرفان کو دو تسلّی
کہ مرا غوث حاجت روا ہے

انما أنا قاسم و الله يُعطى

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وانما أنا قاسم والله يعطى ولن تزال هذه الامة قائمةً على أمر الله لا يضرهم من خالفهم حتٰى يأتى أمر الله.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جس کیساتھ بہت زیادہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے۔ میں صرف بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ مخالفین ان کو ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کے قیامت آجائے۔

(بخاری شریف کتاب العلم حدیث ٧٠ جلد ١ صفحہ ٤٢٢)

واہ چمکا ہے ہلالِ نومہِ رحمٰن کا

واہ چمکا ہے ہلالِ نو مہِ رحمٰن کا
مرحبا کیا خوب منظر ہے مہِ رمضان کا

صفحۂ ہستی سے داغِ درد وغم مٹ جائے گا
ماہِ نو لائے گا مژدہ رحمتوں کی کان کا

پڑ گئے دوزخ پہ تالے ، قید میں ابلیس ہے
اللہ اللہ آچکا پھر ماہ ایسی شان کا

بحرِ عصیاں کے تلاطم میں گِری کشتی مری
لے بچا مجھ کو ، تجھے صدقہ مہِ غفران کا

خوب برسے ابرِ رحمت داغ عصیاں دھولوں میں
یا الٰہی کِھل اُٹھے چہرہ مرے ایمان کا

صحنِ باطن میں ، بہارِ خیر لائے تازگی
زور ٹوٹے یا الٰہی نفس کا شیطان کا

دوجہاں کی نعمتوں سے برکتوں سے یا خدا
خالی جھولی بھر دے میری ، ہو بھلا عرفاؔن کا

❀❀❀

درسِ نظامی سے فراغت پر

کٹ ہی گئے بالآخر ایّامِ مشقّت کے
مل جائیں گے دن سب کو اب خیر سے راحت کے

دیتا ہوں مبارکباد ، اے بھائیوں تم سب کو
تھا کام یہ ہمّت کا ، تھے فیصلے قسمت کے

علّت کی جگہ صحت ، قلّت کی جگہ کثرت
ذلّت کی جگہ گلشن ، مل جائیں گے عزت کے

جب باندھتے ہیں دستار، وہ دستِ مبارک سے
ہوتے ہیں مناظر خوب دستارِ فضیلت کے

''فیضانِ مدینہ ہی ، ہے دعوتِ اسلامی''
چشمے ہیں یہاں جاری سنّت کے شریعت کے

تم دعوتِ اسلامی ، کو چھوڑنا ہرگز مت
ملتے ہیں مواقع اس میں دین کی خدمت کے

طالب ہیں دعاؤں کا ، عرفاؔن رضا تم سے
لکھے ہیں خوشی سے کچھ، اشعار فراغت کے

ماشاءاللہ جلوہ گر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

ماشاء اللہ جلوہ گر ہے شرحِ جامعِ ترمذی
خوبصورت ، خوب تر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

نظریات و معمولاتِ اہلسنّت کیلئے
لا محالہ اک سِپر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

دافعِ شبہات ہے اور رافعِ خدشات ہے
مُستند ہے معتبر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

اس میں تحقیقات و لمعاتِ رضا ہیں ضوفگن
اس لیے نورِ نظر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

نہ طوالت اس میں اتنی کہ گراں ہو طبع پر
نہ زیادہ مختصر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

ہو مبارک اہلسنّت تحفۂ نایاب ہے
خوبصورت اک گہر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

ان شاء اللہ علم و حکم کا خزانہ پائے گا
جس کے بھی پیشِ نظر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

قبلہ استاذی مکرم ، صاحبِ فضل و کمال
دالّ ان کے علم پر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

ہم نوا حیراں ہیں انکی سرعتِ تحریر پر
لکھی اتنی جلد تر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

ختم کرتا ہے سُخن عرفآن عاجز اس طرح
راحتِ قلب و نظر ہے شرحِ جامعِ ترمذی

❁❁❁

حضور ﷺ نے اشعار سنے

عمرو بن شرید نے اپنے والد سے روایت کی کہا: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: " کیا تمھیں امیہ بن ابی صلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟" میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: "تو لاؤ (سناؤ۔) میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور سناؤ۔" میں نے ایک اور شعر سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: " اور سناؤ۔ " میں نے ایک اور شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا: " اور سناؤ۔" یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو اشعار سنائے۔

(صحیح مسلم کتاب حدیث نمبر: ۵۸۸۵)

کلام (مُخمس)

یہ موسیقی آئی مزامیر آئے
تباہی کا سیلاب بھی ساتھ لائے
بہے آنکھ ، دل بھی کرے ہائے ہائے
زبوں حالیٔ دوراں دل کو جلائے
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

یہ ٹی وی بھی رفعِ حیا ساتھ لایا
مسلمانوں کو اُلٹے رستے چلایا
خرد ، ہوش و دل ، جان کو یوں گمایا
بجا یوں کہوں انگلیوں پہ نچایا
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

ہوا پردہ ماتم کناں عورتوں پر
روئیں سارے اہلِ جہاں عورتوں پر
ہے فیشن کی ذلّت عیاں عورتوں پر
نشانِ ندامت ، کہاں عورتوں پر
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

بہت مُوجدیں ہیں کہ مہلِک کو لائے
وہ ایجاد لائے جو آفت کو لائے
وہ بالا سے مسلم ، نشیبوں میں لائے
کہ گردابِ پر ہول میں کھینچ لائے
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

رہا نہ زمانے میں رنگِ شرافت
غدر ، دھوکہ بازی برنگِ دیانت
نہ کی جائے امید حفظِ امانت
پلٹ آئے اے کاش دورِ صداقت
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

تجسس میں ثانی کے پڑنے کی عادت
حسد اور چغلی یہ جھگڑا یہ غیبت
نہیں فکرِ توبہ ، نہیں ندامت
مسلمانوں کی بن گئی ایسی عادت
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

یہ فلمیں ، ڈرامے فحاشی کا منظر

یہ گانے یہ باجے تباہی کا خوگر
مگن ہو گئے ایسے مستی میں آکر
کہ گویا شیاطیں چڑھے ہیں سروں پر
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

حقیقت عیاں ہے پوشیدہ نہیں ہے
کہ شامل ہیں سب کوئی تنہا نہیں ہے
مسلماں ، مسلماں سے لڑتا نہیں ہے؟
اخوت نہیں بھائی چارہ نہیں ہے
یہ بد کاریاں تو نہیں عیب گویا

مدد لطفِ احمد تو آکر بچا لے
نہ واعظ نہ ناصح نہ زاھد سنبھالے
ابھی چھپا تھا چمن میں وہ کیا ہے
غم و یاس نے آکے ڈیرے ہیں ڈالے
یہ عرفاؔن کے سن لے رنجور نالے

❁❁❁

﴿موت کافی ہے نصیحت کیلئے ''مثنوی''﴾

ابتداء ہے حمدِ ربِّ پاک سے
مدح و توصیفِ شہِ لولاک سے

کُــلُّ نَــفْــسٍ ہے بلاشبہہ گواہ
ذائقہ چکھنا ہے سب کو موت کا

موت بے شک ھاذمِ لذات ہے
موت بے شک قاطعِ شہوات ہے

کیا بھلا سنسار ہو ''جائے قرار
موت سے جب کہ نہیں ''جائے فرار

جب فرشتہ موت کا آ جائے گا
کوئی بھی نہ ساتھ تیرے جائے گا

موت لے جائے گی سب خورد و کلاں
بالیقیں ہوں گے فناء اہلِ جہاں

دشت میں ہے موت، صحراؤں میں ہے
وادیوں میں موت ، ویرانوں میں ہے

دھوپ میں ہے موت ، اور چھاؤں میں ہے
ہے خزاں میں موت اور باغوں میں ہے

رونقوں میں موت ، شادابی میں موت
راحتوں میں موت ، آسائش میں موت

غفلتوں میں موت ، ہوشیاری میں موت
ہے غموں میں موت ، بیداری میں موت

جگمگاتے قمقموں میں بھی ہے موت
لہلہاتے گلشنوں میں بھی ہے موت

ہر گلی ہر کوچہ و بازار میں
موت کے ہیں تذکرے گھر بار میں

نہ فقط انساں شکارِ موت ہے
بلکہ ہر ہر جاں شکارِ موت ہے

مان یا مت مان ، پیارے ہے اٹل
ہر قدم لے جاتا ہے سوئے اجل

ہر گھڑی ہر لمحہ ہے پیغامبر
روز و شب ، صبح و مسا ، آٹھوں پہر

کہہ رہی ہے شمع کی جلتی زباں
اب سحر ہونے کو ہے اُٹھ جا میاں

باغِ عالم بس فنا ہونے کو ہے

بس قیامت رونما ہونے کو ہے
صفحۂ ہستی سے سب مٹنے کو ہے
ہائے غافل ناگہاں مرنے کو ہے

بحر و بر ، شمس و قمر ، برگ و شجر
بلکہ فانی ہے ہر اِک فردِ بشر
یاد رکھ تو موت عبرت کیلئے
موت کافی ہے نصیحت کیلئے

رب کی نافرمانیاں تم چھوڑ دو
بس خدائے پاک کو راضی کرو
پیروی اغیار کی تم چھوڑ دو
سنتوں سے بھائی رشتہ جوڑ لو

ہے صدا عرفاںؔ بداطوار کی
بخشوانا حشر میں تم یا نبی

❀❀❀